

## 31821-حج اور عمرہ میں نیت کے الفاظ کی ادائیگی کرنا

### سوال

چونکہ نیت کے الفاظ کی ادائیگی بدعت ہے تو پھر حج اور عمرہ کی نیت کے الفاظ کی ادائیگی کا حکم کیا ہوگا؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله

نیت کی بجد دل ہے اور اس کے الفاظ کی ادائیگی بدعت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضنی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے کسی بھی عبادت سے قبل نیت کے الفاظ کی ادائیگی کی ہو۔

حج اور عمرہ میں تلبیہ کی ادائیگی نیت نہیں ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نیت کی زبان سے ادائیگی بدعت ہے اور پھر اسے بلند آواز سے کہنا تو اور بھی زیادہ شدید گناہ ہے، بلکہ سنت تو یہ ہے کہ دل سے نیت کی جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ خفیہ و پوشیدہ کا علم رکھتا ہے اور اسی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ سمجھی فرمان ہے :

﴿کہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو امنی دینداری سے آگاہ کر رہے ہو، جو حیز آسمانوں اور زمینوں میں ہے اللہ تعالیٰ اس سے سمجھنی آگاہ ہے﴾۔ الحجرات (16)۔

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی اور نہ ہی آئمہ کرام سے نیت کے الفاظ کی ادائیگی ثابت ہے، تو اس سے یہ علم ہوا کہ ایسا کرنا مسروع نہیں بلکہ لہجاد کر کہ بدعتات میں سے ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق مختینے والا ہے۔ دیکھیں فتاویٰ اسلامیہ (2/315)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نیت کے الفاظ کی ادائیگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو نماز میں اور نہ ہی وضو، اور نہ ہی روزے اور نہ ہی کسی دوسری عبادت میں ثابت ہیں، حتیٰ کہ حج اور عمرہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج یا عمرہ کا ارادہ کرتے تو یہ ثابت نہیں کہ آپ یہ کہتے : اے اللہ میں یہ یہ کرنا چاہتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں سے کسی ایک کو ایسا کرنے کا حکم دیا۔

اس معاملہ میں جو انتہائی اور آخری پھری ثابت ہے وہ یہ کہ جب ضباعۃ بنت زبیر رضنی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شکایت کی کہ وہ حج اور عمرہ تو کرنا چاہتی ہے لیکن یہاں بے تور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ تم حج کرو لیکن شرط رکھ لو کہ (مغلی جیٹ جستنی) میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہے جہاں مجھے تور وک دے، اس لیے تیرے لیے وہی ہوگا جو تو اپنے رب پر مستثنی کر دے کی۔

تو یہاں ان الفاظ کی ادائیگی زبان سے ہوتی، وہ بھی اس لیے کہ حج کا عقد بھی نذر کی ماند ہے اور نذر زبان سے ساتھ مانی جاتی ہے، اس لیے کہ اگر کوئی انسان اپنے دل میں نذر کی نیت کر لے تو یہ نذر نہیں اور نہ ہی منعقد ہوگی، توجہ حج کو نذر کی ماند شروع کرنے کے بعد اسے بھی پورا کرنا لازمی اور ضروری ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زبان سے شرط رکھنے کا حکم دیا کہ وہ یہ الفاظ ادا کرے : (ان جسمی حابس فحیلی حیث جستنی) اگر مجھے کسی روکنے والے نے روک دیا تو ہاں مجھے روکے وہیں میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی۔

اور حجہ دیت میں یہ ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اس وادی مبارک میں نماز ادا کرو اور یہ کہو : حج میں عمرہ یا عمرہ اور حج تو اس کا معنی یہ نہیں کہ نیت کے الفاظ کی ادائیگی ہے، بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ تلبیہ میں اپنی نسک کا ذکر کریں، وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نیت کے الفاظ کی ادائیگی نہیں فرمائی۔ دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (2/216)۔

واللہ اعلم۔